

امام بیہقیؒ کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Scholarly review of Imām Baihaqī's educational and knowledge services

Dr. Rashid Ahmad

SS Islamiyat Higher secondary school Nisatta, Charsadda.

rashidahmadchd@gmail.com

Dr. Hafiz Abdul Ghafoor

Head of Department Islamiyat and PakStudy Rehman Medical Institute Hayatabad.

abdul.ghafoor@rmi.edu.pk

Dr. Qazi Abdul Manan

Assistant Professor Islamiyat Abasyn University Peshawar.

qaziabdulmanan@yahoo.com

ISSN (P): 2708-6577

ISSN (E): 2709-6157

Abstract

Abū Bakr Ahmad ibn Husain al Baihaqī was also known as Imam Baihaqī. He was born in Khasrujard in the month of Shaban 384 A.H. He started education at the age of fifteen. He belonged from the Shafī school of thought. He was frugal, virtuous and had a great longing for education. He received education of Fiqh under the guidance of Abu al Fath Nair ibn al-Husayn ibn Muhammad al Naysabūri whereas his teachers who thought him Hadith were Abul Hasan Hankari, Hakim al-Nishāburi, Abu Mansur Al-Baghdadi. Imam Bahaqui was a celebrated Muhadith, Jurist (Fiqh) and compiler. His famous compilations of books are Al-Sunan ul kubrā, Al- Sunan ul sughrā, Dalail un nabouwa, Marifatul-Sunan wal Aasar and Al-Mabsoot fi Nasooi Shāfi. He produced a great number of Ulema who achieved the heights of fame in the field of education. On special request he went to Nishapūr in 441 A.H for narrating his book Marifatul-Sunan wal Aasar. Many Ulema benefitted from his narration. In 458 A.H he died in Nishāpūr and was buried in Bahaq his hometown.

Keywords : Imam Baihaqī, Khasrujard, Shafī school of thought, Fiqh, Hadith, Jurist, Al-Sunan ul kubrā, Al- Sunan ul sughrā,

تعارف:

مشہور محدث اور فقیہ امام بیہقیؒ نے پوری زندگی دین اسلام کی خدمت میں گزاری ہے، ان کی علمی خدمات میں ان کی تدریس اور متنوع تصانیف شامل ہیں، ان ہمہ جہت شخصیت نے عقائد، تفسیر، حدیث اور فقہ میں اہل اسلام کی لازوال خدمت کی ہے، ان کے بعد آنے والا کوئی ایسا محقق شاذ و نادر ملے گا جو ان کی کتب قیمتہ سے مستفید نہ ہوا ہو، متذکرہ مقالہ میں ان کی ان علمی خدمات کا ایک مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سابقہ تحقیقی مواد کا جائزہ:

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر پہلی صدی ہجری سے لے کر اب تک سینکڑوں کتابیں مختلف زبانوں میں تحریر کی جا چکی ہیں۔ جن میں سیرت نگاروں نے مختلف انداز میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے

بعد آج تک لوگوں کی خاصی تعداد تصورِ نبوت سے انکار کرتی ہے۔ بدیں علمی حوالے سے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس قسم کے موضوعات پر کام جاری رکھا جائے اور دلائل کے ذریعے ایک علمی گفتگو کو دوام دینے کی کوشش کی جائے۔ اس میں امام بیہقی کی محدثانہ اور دیگر علمی خدمات کو آنے والے محققین کی معلومات میں مزید اضافہ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایک مضمون امام بیہقیؒ اور احادیث سنن الکبریٰ میں ان کا طرز تالیف کے موضوع پر ریسرچ جرنل "الضی" میں بھی شائع ہوا ہے۔ تاہم پیش کردہ مضمون موضوع اور منہج و مواد کے حوالے سے مختلف ہے۔ کیونکہ راقم الحروف نے "امام بیہقیؒ کی کتاب دلائل النبوة کا منہج مطالعات سیرت کی روشنی میں" Ph-D کا مقالہ پشاور یونیورسٹی سے 2005ء میں پیش کر کے ڈگری حاصل کی ہے۔

مقالہ کا منہج:

سب سے پہلے ان کی مختصر حالات زندگی تحریر ہے۔ تاکہ قارئین پر واضح ہو کہ آپ نے کتنی مشکلات کے بعد مختلف علمی خدمات انجام دیکر بڑا مقام اور اعزاز حاصل کیا۔ جن میں تفسیر، تدوین حدیث، فقہ و اصول فقہ کی تدوین اور الہیاتو مابعد الطبیعات کے بارے میں آرا کا جائزہ اور خلاصہ بحث شامل ہے۔

امام بیہقیؒ:

امام بیہقیؒ کا نام احمد، کنیت ابو بکر اور سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی النیشاپوری الخسر و جردی الفقیہ الشافعی۔¹ مؤرخین کے نزدیک ان کے سلسلہ نسب میں اختلاف ہے۔ بعض نے جدّ اول تک بیان کیا ہے۔² بعض نے جدّ ثانی پر اقتصار کیا ہے۔³ اور بعض مؤرخین نے جدّ ثالث تک شجرہ نسب بیان کیا ہے۔⁴ اس مذکورہ اختلاف میں بعض مؤرخین نے اختصار سے کام لیا ہے اور بعض نے مکمل سلسلہ نسب بیان کیا ہے مگر امام سمعانیؒ (المتوفی، ۵۶۴ھ) نے جوہری اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے جدّ ثالث کو جدّ ثانی پر مقدم کیا ہے اور "الانساب" میں "ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ بن عبد اللہ" لکھا ہے جب کہ ابن اثیر نے "اللباب فی تہذیب الانساب" میں اس کی تابعداری کی ہے۔⁵ امام ذہبیؒ نے اپنی تصانیف "سیر أعلام النبلاء اور تذکرۃ الحفاظ" میں موسیٰ کو امام بیہقیؒ کا جدّ ثانی ذکر کیا ہے اور جدّ ثالث سے تغافل کیا ہے۔⁶ عبد اللہ کو موسیٰ پر مقدم کرنا یہ رائج ہے کیونکہ ابن عساکر نے اسی طرح کیا ہے اور اس کو اسی لئے معتبر مانا جاتا ہے کہ وہ مؤرخین میں زمانے کے لحاظ سے امام بیہقیؒ کے نزدیک ہے۔⁷ کنیت ابو بکر اور لقب الحافظ۔ اس کنیت اور لقب پر سب متفق ہیں۔ صرف حاجی خلیفہ نے لقب شمس الدین پر تفرد کیا ہے۔⁸ بعض دوسرے محدثین عظام اور علماء کرام کی طرح آپؒ کو بھی علاقے کے نام سے شہرت ملی اور البیہقی کے نام سے مشہور ہوئے۔ "بیہق" نیشاپور کی مغرب کی جانب خراسان میں ایک ضلع کا نام تھا¹⁰ اس ضلع میں بہت سے چھوٹے بڑے گاؤں تھے لیکن ان میں ایک بڑا گاؤں خسرو جرد تھا۔¹¹ اس میں بہت بڑے بڑے فضلاء اور علماء پیدا ہوئے لیکن اس کے اکثر لوگوں پر رافضی مذہب غالب تھا۔¹²

سن ولادت اور مقام پیدائش: آپؒ شعبان ۸۴ھ میں خسرو جرد میں پیدا ہوئے¹³ اس پر تمام مؤرخین نے اتفاق کیا ہے۔ البتہ ابن اثیر نے "الکامل فی التاریخ" میں ۸۷ھ جبکہ اپنی دوسری کتاب "اللباب" میں ۸۴ھ لکھ کر پہلے قول سے رجوع کیا ہے۔¹⁵ تعلیم و تربیت: آپؒ نے پندرہ سال کی عمر میں تحصیل علم کا آغاز کیا¹⁶ دیگر علمائے کرام اور محدثین عظام کی طرح آپؒ نے بھی تحصیل علم کے لیے دور دراز ممالک اور شہروں کے اسفار کیے ہیں۔ آپؒ نے عراق، حجاز، جبال¹⁷ نوقان، اسفرائین، طوس، مہرجان، اسد آباد، ہمدان، دامغان، اصبہان، طبران، نیشاپور اور روز بارو وغیرہ میں مختلف شیوخ سے علم حاصل کیا ہے۔¹⁸ آپؒ فطرتاً کفایت شعار، متقی اور علم کے

مشتاق تھے¹⁹ آپؑ نے کبھی بھی تنگدستی کا گلہ نہیں کیا۔ حصول علم کے بعد اپنے وطن واپس آئے، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔ آپ شافعی المذہب تھے۔²⁰ احادیث میں امام بیہقیؒ کے بڑے شیخ الحاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الضبی الطھمائی النیشاپوری (المتوفی، ۴۰۵ھ) ہیں۔ یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث، شیخ اور کئی کتابوں کے مصنف اور مؤلف تھے۔ ان سے امام بیہقیؒ نے احادیث میں بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ خصوصاً ان کے "المستدرک علی الصحیحین" سے بہت فیض اٹھایا ہے جس کے بارے میں امام ذہبیؒ نے لکھا ہے، "وسمع من الحاکم أبی عبد اللہ الحافظ فأكثر جداً وتخرج به"²¹ اور انہوں نے حاکم کی متدرک کا آزادی سے استعمال کیا ہے۔²² فقہ شافعی امام بیہقیؒ نے ابو الفتح ناصر بن الحسین العمری۔ (المتوفی، ۴۴۴ھ) سے حاصل کیا ہے۔ جن کا سلسلہ نسب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تک جا پہنچتا ہے۔ سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے۔ ناصر بن الحسین محمد بن علی بن القاسم بن عمر بن یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ عمر بن الخطاب۔ سمعانی نے ذکر کیا ہے۔ "ويعد ابو الفتح العمری المروزی شیخ البیہقی فی علم الفقہ"²³ آپؑ نے امام شافعیؒ کے مذہب کی نصرت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جس کے بارے میں امام الحرمین²⁴ فرماتے ہیں: "ما من فقیہ الشافعی الا ولسافعی علیہ منۃ الا ابابکر البیہقی، فان المنۃ له علی الافعی لتصانفیه فی نصرۃ مذہبہ" ترجمہ: (ہر ایک شافعی المذہب فقیہ پر امام شافعیؒ کا احسان ہے مگر امام بیہقیؒ کا امام شافعیؒ پر احسان ہے کیونکہ اس نے امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید و نصرت میں کثرت تصانیف کی ہے۔)²⁵ علم العقائد میں امام بیہقیؒ نے ابن فورک، محمد بن حسن فورک ابو بکر الانصاری الاصبہانی، (المتوفی، ۴۰۶ھ) سے استفادہ کیا ہے، وہ امام اشعری (المتوفی، ۴۳۰ھ) کے پیروکار اور شیخ المتکلمین تھے۔ امام بیہقیؒ بھی عقائد میں امام اشعری کے پیروکار تھے²⁶ جیسا کہ ان کی تصانیف سے واضح ہوتا ہے۔ عقائد میں ان کی کئی تصانیف ہیں جن میں قابل ذکر "الاسماء والصفات اور الاعتقاد" ہیں۔ امام بیہقیؒ ایک مشہور محدث، فقیہ اور مصنف ہیں۔ انہوں نے ساری زندگی حصول علم، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری ہے لیکن ان کی اصل شہرت کثرت تصانیف خصوصاً السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ، دلائل النبوة، معرفة السنن والآثار اور المبسوط فی نصوص الشافعی جیسے علمی کارناموں کی وجہ سے ہے۔ آپؒ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک پہنچتی ہے²⁷ بڑے فقیہ، عالم اور محدث ہونے کے باوجود آپؒ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ سے ناواقف تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ آپؒ نے مسند احمد بن حنبل بھی نہیں دیکھی تھی۔²⁸ امام بیہقیؒ نے اپنے زمانے کے جید اور معتمد محدثین اور فقہائے کرام سے علم حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آپؒ نے سو (۱۰۰) سے زیادہ شیوخ سے استفادہ کا شرف حاصل کیا ہے۔²⁹ آپؒ کے شاگردوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے اور علمی خدمات میں بڑا نام پیدا کیا۔

وفات: حصول علم کے بعد امام بیہقیؒ نے تصنیف و تالیف شروع کی، احادیث اور فقہ کی کئی کتابیں مدون کیں۔ لیکن ان سے نیشاپور آنے کی استدعا کی گئی جو انہوں نے قبول فرمائی اور ۴۴۴ھ کو نیشاپور آئے تاکہ یہاں کے لوگ ان سے علم حاصل کریں۔ یہاں ان کی کتاب "معرفة السنن والآثار" کی سماع کے لیے مجلس منعقد کی گئی اس مجلس میں بڑے بڑے علماء حاضر ہوتے تھے³⁰ اس طرح بے شمار لوگوں نے ان مجالس سے کسب فیض کیا۔ آپؒ ۴۵۸ھ میں نیشاپور میں فوت ہوئے ان کی تابوت کو بیہق منتقل کیا گیا اور یہاں دفن کیے گئے۔³¹ امام بیہقیؒ کی علمی خدمات:

امام بیہقیؒ کو اللہ تعالیٰ نے علم میں خاص مقام عطاء فرمایا تھا کہ تمام علوم و فنون پر ان کو دسترس حاصل تھا جس پر ان کی تصانیف شاہد ہیں۔ جو نہی وہ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو اہل علم اور تشنگانِ علم نے اپنے وطن نیشاپور آنے کی استدعا کی۔ ان کے حلقہ درس سے بڑے بڑے علماء

اور فضلاء مستفید ہونے لگے³² اور ان سے کسب فیض کرتے رہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تحصیل علم، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری۔ آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور علم الرجال وغیرہ میں بے شمار بلند پایہ تصنیفات و تالیفات کی ہیں جن کی تعداد مترجمین امام بیہقیؒ نے ایک ہزار بتائی ہیں۔³³ امام ذہبیؒ مذکرۃ الحفظ میں رقم طراز ہیں۔ "وہو رک لہ فی علمہ لحسن قصده وقوة فهمہ وحفظہ"۔³⁴ یہ آپؒ کے علمی مقام اور اخلاص کا ثمرہ تھا کہ آپؒ کی تصانیف آپؒ کی زندگی میں مشہور و مقبول خاص و عام ہوئیں۔ آپؒ نے اہل علم کے مطالبے پر نیشاپور میں "معرفۃ السنن والآثار" کا درس شروع کیا۔³⁵ آپؒ کی وفات کے بعد متداول رہیں۔ ان میں سے بعض مطبوع، بعض غیر مطبوع اور بعض مخطوط شکل میں دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض مفقود بھی ہیں۔ آپؒ کی یہ کتابیں مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے جو کتب اس وقت دستیاب نہیں ہیں ان کا ذکر یا تو خود انہوں نے اپنی کتابوں میں یا ان کے ترجمہ نگاروں نے کیا ہے۔ آپؒ کی علمی خدمات کا ذکر ذیل کیا جاتا ہے۔

1- تفسیری خدمات:

احکام القرآن للشافعی: یہ امام بیہقیؒ کی تالیف ہے اس تفسیر میں آپؒ نے امام شافعیؒ کے وہ تفسیری اقوال جو احکامات کے بارے میں قرآن مجید کی مختلف آیتوں میں پائے جاتے ہیں جمع کیے ہیں۔ امام شافعیؒ کے یہ تفسیری اقوال مختلف کتب میں منتشر تھے امام بیہقیؒ نے ان کو ایک کتاب کی شکل میں یکجا کیا ہے، جن میں امام شافعیؒ نے مختلف احکام کی تفسیر اور توضیح، قرآنی آیات کی روشنی میں کی ہے انہوں نے ایک حکم کے ذیل میں کئی آیات سے اس حکم کی تفسیر کی ہے۔ اس تفسیر پر تحقیق اور مقدمہ الشیخ عبدالغنی عبدالخالق نے لکھا ہے۔ انہوں نے مقدمہ میں لکھا ہے "جمع أبی بکر بیہقینصوص الشافعی.... الخ"³⁶ امام ابو بکر بیہقیؒ نے امام شافعیؒ کی نصوص کو اس میں جمع کیا ہے۔۔۔ الخ

2- تدوین حدیث میں خدمات:

امام بیہقیؒ کی شہرت تدوین حدیث اور تدریس حدیث کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے پوری زندگی احادیث کی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری ہے جو ان کی وسعت علمی اور ذہانت و قابلیت پر دلالت کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ علمائے حدیث کے درمیان "الحافظ" کا لقب پایا۔ الحافظ کا لقب بہت کم لوگوں کو ملا ہے۔³⁷ احادیث میں ان کی بعض کتب درجہ ذیل ہیں۔

۱:- السنن الکبریٰ: یہ آپؒ کی احادیث میں مشہور اور اہم تصنیف ہے اس میں انہوں نے احکام کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ اور یہ احکام کے متعلق احادیث کا ایک "موسعة الکبریٰ" یعنی انسائیکلو پیڈیا ہے۔³⁸ آپؒ نے اس کو فقہی مباحث کے طرز پر مرتب کیا ہے۔ امام بیہقیؒ کی کتاب "السنن الکبریٰ" پر بعد میں علمائے حدیث نے نقد و اختصار کیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے السنن الکبریٰ کے بارے میں لکھا ہے "واختصر الکبریة... الخ"³⁹ (السنن الکبریٰ کو ابراہیم بن علی المعروف بہ ابن عبدالحق الدمشقی المتوفی، ۷۴۴ھ نے پانچ جلدوں میں مختصر کیا ہے۔ شیخ علاء الدین علی بن عثمان المعروف بہ ابن ترکمانی الحنفی (المتوفی، ۷۵۰ھ) نے اس پر ایک کتاب "الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی" لکھی ہے اس میں انہوں نے مختلف جگہوں میں اس پر میں اعتراضات اور مناقشات تحریر کی ہیں۔ امام بیہقیؒ کی اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ آج تک یہ کتاب متداول اور زیر مطالعہ رہی ہے اور سنن بیہقی کے نام سے پہچانی جاتی ہے

۲:- السنن الصغیر: یہ امام بیہقیؒ کی تالیف ہے اس میں انہوں نے مختصر عبادات، معاملات، مناکحات، حدود، سیر اور سیاست کو قرآنی

آیات اور احادیث کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔⁴⁰ اس میں انہوں نے فقہی ترتیب سے مرفوع، موقوف اور مقطوع احادیث جمع کی ہیں۔

۳۔ دلائل النبوة ومعرفة احوال صاحب الشريعة: اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کی لیے انسانوں میں سے نبی اور رسول بھیجے تاکہ ان برگزیدہ ہستیوں کے واسطے سے انسانوں تک اپنے احکام پہنچائے۔ رسول اور نبی چونکہ انسان ہی ہوتے تھے اور ان کی ظاہری صورت اور دوسرے انسانوں کی صورت میں کوئی فرق نہیں ہوتا اس لیے حق تعالیٰ نے ان کو معجزات عطا فرمائے جو ان کی صداقت کی دلیل اور برہان ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بیان فرماتے ہیں۔ "فَذَنْكَ بَرَهَانُ مِنْكَ" ⁴¹ (یہ عصا اور ید بیضاء کا معجزہ تیرے پروردگار کی طرف سے تیری رسالت کی روشن دلیلیں ہیں۔) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے آخر میں خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر قیمت تک تمام آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیج دیا اور ان کو بے شمار معجزوں سے سرفراز فرمایا۔ جن کو ابتداء رسالت سے لے کر اب تک محدثین عظام، مفسرین کرام، مورخین کرام اور سیرت نگاروں نے مختلف طریقوں سے قلم بند کیا ہے اور بعض نے تو دلائل النبوة پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک امام بیہقیؒ کی کتاب دلائل النبوة بھی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حالات زندگی اور معجزات کو تحریر کیا ہے اور محرکات کی خود نشاندہی کی ہے کہ میں نے کیوں اس موضوع پر یہ جامع اور مفصل کتاب تحریر کیا ہے۔ امام بیہقیؒ اسی کتاب میں اس طرح رقمطراز ہیں: "وهذه مقدمة لكتاب دلائل النبوة وبيان ما جرى عليه أحوال صاحب الشريعة صلوة الله عليه أشعارها على الشيخ أبوالحسن حمزة بن محمد البيهقيؒ" ⁴² (یہ کتاب دلائل نبوت اور بیان احوال صاحب شریعت صلوات اللہ علیہ کا مقدمہ تھا۔ جس کے پیش کرنے کی مجھے شیخ ابوالحسن حمزہ بن محمد بیہقیؒ نے حکم دیا تھا جس کو میں نے انتہائی حسن عقیدت کے ساتھ اور جمیل نیت کے ساتھ معجزات نبی رسول مرتضیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی معرفت میں اور آپ ﷺ پر جو حالات جاری ہوئے ان کے بارے میں ترتیب دیا ہے۔ امام بیہقیؒ آگے لکھتے ہیں: "وقد صنف جماعة من المتأخرين في المعجزات وغيرها كتباً..... الخ" ⁴³ (متاخرین میں سے ایک جماعت نے معجزات وغیرہ میں کتب تصنیف کی ہیں اور وہ لوگ ان کتابوں میں اخبار کثیرہ لے آئے ہیں نہ انہوں نے ان میں صحیح اور سقیم کی تمیز کی ہے نہ مشہور کی نہ غریب کی۔ نہ موضوع کی نہ من گھڑت کی یہاں تک کہ جس شخص کی نیت احادیث کو قبول کرنے میں اچھی اور نیک ہے۔ اس کو بھی ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے اور اس کو بھی جس کا سرے سے عقیدہ ہی خراب ہے روایات کو قبول کرنے کے بارے میں یار د کرنے کے بارے میں، ان مصنفین نے کوئی فرق نہیں کیا۔ بس کثرت کے ساتھ روایات و اخبار درج کر دی ہیں۔) حافظ امام بیہقیؒ کتاب کے خطبہ کے بعد اپنی کتاب کے اغراض و مقاصد اور محرک بیان کرتے ہوئے تحریر فرمائے ہیں۔ "أما بعد : فأني لما فرغت بعون الله وحسن توفيقه -- الخ" ⁴⁴ (اما بعد: بہر حال میں جب اللہ کی مدد کے ساتھ اور اس کی حسن توفیق کے ساتھ ان اخبار کی تخریج سے فارغ ہوا جو اسماء اور صفات کے بارے میں وارد ہیں۔ ان سب کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ میں بعض وہ چیزیں جمع کروں جو ہمیں ہمارے نبی ﷺ کے معجزات میں سے پہنچی ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل بھی تاکہ ان کے لیے حضور ﷺ کی نبوت کے اثبات میں معاون ثابت ہوں۔ امام سمعانیؒ اس کے بارے میں اسی طرح رقمطراز ہے۔ وسماع الحديث الكثير وصنف فيه التصانيف التي لم يسبق اليها - وهي مشهورة موجودة في ايدي الناس ، سمعت منها كتاب السنن الكبرى -- ودلائل النبوة وغيرها من الكتب - ⁴⁵ (انہوں نے کثرت احادیث کا سماع کیا ہے اور اس میں ایسی تصانیف کی ہیں کہ کسی نے ایسی تصانیف نہیں کی ہیں۔ اور یہ مشہور بھی ہیں اور لوگوں کے پاس موجود بھی ہیں میں نے ان سے کتاب السنن الکبریٰ۔۔۔ اور کتاب دلائل النبوة وغیرہ کی سماع کی ہے۔ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے۔ لم يسبق الي مثلها ، ولا يدرك فيها ، منها كتاب السنن الكبرى

---ودلائل النبوة ---وغیر ذلک من المصنفات الکبار والصغار المفيدة التي لاتسامی ولا تدانی۔⁴⁶ ان جیسانہ کسی نے لکھی ہے اور نہ ان جیسی مثال ملتی ہے ان میں سے سنن الکبریٰ۔۔۔ اور دلائل النبوة۔۔۔ وغیرہ ان کی کتابیں ہیں اس کا نہ کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ اس کو رد کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالمعطی آمین قلعجی نے لکھا ہے۔ دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة وهو ذرة تصانيف البيهقي⁴⁷۔ دلائل النبوة امام بیہقیؒ کی تصانیف میں موتی جیسا ہے۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن نے لکھا ہے۔ ابو بکر احمد بن حسین البیہقیؒ نے معجزات نبوی کے موضوع پر دلائل النبوة کے نام سے کتاب تصنیف کی ہے اس موضوع پر یہ قدیم ترین کتاب ہے حافظ ابن کثیرؒ نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں امام بیہقیؒ نے رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور خاص طور پر آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے اعجازی پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے۔⁴⁸

۴:- معرفۃ السنن والآثار:- اس میں امام بیہقیؒ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہؓ کے آثار جمع کیے ہیں۔ اس کتاب کو انہوں نے اپنی زندگی میں درس کیا۔ تحصیل علم کے بعد ان سے نیشاپور آنے کی استدعا کی گئی انہوں نے قبول فرمائی ۴۴۱ھ میں نیشاپور آکر یہاں ان کے لیے "معرفۃ السنن والآثار" کی سماع کے لیے مجلس منعقد کی گئی اور اس مجلس میں بڑے بڑے علماء حاضر ہوتے تھے۔⁴⁹ اس کے بارے میں امام سبکیؒ نے لکھا ہے۔ "واما المعرفة السنن والآثار فلا يستغنى عنه فقيه الشافعي"⁵⁰ (معرفۃ السنن والآثار سے فقہاء شافعیہ بیزار نہیں ہو سکتے ہیں۔)

۵:- شعب الایمان:- اس کتاب کو اسناد اور طرق میں امام بیہقیؒ کی اہم کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ان کے استاد کی تصنیف تھی۔ اس کتاب کو انہوں نے ۷۷ ابواب میں تقسیم کیا تھا۔ اس میں اشارہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارک کی جانب تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "الایمان بضع وسبعون شعبۃ الخ" لیکن وہ اس کتاب کے ہر باب میں صرف احادیث کے متن لائے ہیں اور اسناد کو اختصار کی غرض سے حذف کیا ہے امام بیہقیؒ اس کتاب کے سبب تالیف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "وفوجدت الحاكم أبا عبدالله الحسين بن الحسن الحلبي رحمنا الله وإياه أورد في كتاب المنهاج المصنف في بيان شعب الإيمان،...، اقتصر في ذلك على ذكر المتون، وحذف الأسانيد تحرياً للاختصار، وأنا على رسم أهل الحديث أحب إيراد ما احتاج إليه من المسانيد والحكايات بأسانيدها، والاقتصار على ما لا يغيب على القلب كونه كذباً"⁵¹ (ابو عبد اللہ حسین بن حسن حلیمی نے کتاب المنہاج فی بیان شعب الایمان میں احادیث سے اسناد حذف کر کے صرف متون اختصار کی غرض سے ذکر کیے ہیں۔ میں نے اہل حدیث کے طریقہ پر اسانید لائے جو اسناد کے محتاج تھے تاکہ اس پر دل میں کذب کا گمان نہ ہو جائے۔) امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں احادیث کو کئی اسناد اور طرق سے ذکر کیا ہے اور اس میں اسناد کے صحیح، ضعیف اور معلل وغیرہ سے بھی بحث کی ہے تاکہ اس پر کذب کا اطلاق نہ ہو سکے۔⁵²

۶:- الادب للبیہقی: اس کتاب میں امام بیہقیؒ نے اخلاق حمیدہ کے بارے میں احادیث جمع کی ہیں امام بیہقیؒ اس کی ابتداء میں لکھتے ہیں۔ "امّا بعد فان الله جلّه ثناؤه..... الخ"⁵³ (حمد و ثنا کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے۔۔۔۔۔۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ارادہ فرمایا کہ ایسی مختصر کتاب جو نیکی و صلہ، مکارم اخلاق اور آداب میں ان لوگوں کے لیے جو بڑی اور مبسوط کتابوں تک ان کی رسائی ممکن نہ ہو تصنیف کروں پس میں نے اس کے تمام امور کے لیے اللہ تعالیٰ سے اعانت طلب فرمائی۔)

ان کی احادیث میں دیگر کتب: "الأربعون الصغرى للبيهقي، الاعتقاد للبيهقي، البعث والنشور للبيهقي، عذاب القبر، المدخل الى السنن الكبرى، فضائل الاوقات، الجامع في الخاتم، الدعوات الكبرى، القراءة خلف الامام، القضاء والقدر، الزهد الكبير،

بیان خطاً من أخطأ على الشافعي ، حياة الانبياء في قبورهم ، تخریج أحادیث الام ، رسالة الى أبي محمد الجويني ، الخلافات ، الأسماء والصفات ، ”گراں قدر تصانیف ہیں۔ مذکورہ بالا کے علاوہ تدوین حدیث میں امام بیہقیؒ کی اور کتب بھی ہیں کیونکہ ان کے ترجمہ نگاروں نے ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک بتائی ہے جن میں زیادہ احادیث میں ہیں۔“⁵⁴

3- تدوین فقہ و اصول فقہ میں خدمات:

امام بیہقیؒ نے اگر میدان حدیث میں ”الحافظ“ کا لقب پایا ہے۔ تو انہوں نے میدان فقہ و اصول فقہ میں بھی وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں کہ علماء وفقہائے عصر نے ان کو ”الفقیہ“ کے لقب سے یاد کیا ہے۔ امام سماعی لکھتے ہیں: ”کان اماماً فقیہاً، حافظاً، جمع بین معرفة الحديث وفقهه“⁵⁵ (وہ امام، فقیہ اور حافظ تھے انہوں نے معرفۃ الحدیث اور فقہ کو جمع کیا ہے۔) ابن اثیر نے لکھا ہے کہ فقہ میں امام شافعی کے پیروکار تھے، ”کان اماماً فی الحديث ، وتفقه علی مذهب الشافعی“⁵⁶ (وہ حدیث میں امام تھے اور مذہب میں امام شافعی کی فقہ میں مہارت حاصل کی۔) ابن خلکان نے لکھا ہے: ”الفقیہ الشافعی الحافظ الكبير“⁵⁷ (مذہب شافعی میں فقیہ اور بہت بڑے حافظ تھے) فقہی خدمات کے بارے میں امام ذہبیؒ لکھتے ہیں۔ ”لو شاء البيهقي ان يعمل لنفسه مذهباً يجتهد فيه ، لكان قادراً على ذلك ، لسعة علومه، ومعرفته بالاختلاف“⁵⁸ (اگر امام بیہقیؒ اپنے لیے علیحدہ مذہب اختیار کرنا چاہتے تو وہ علمی وسعت اور معرفت اختلافات کی وجہ سے ایسا کرنے پر قادر تھا۔) مگر انہوں امام شافعیؒ کے مذہب کو اختیار کیا اور ان کی تائید اور نصرت میں وہ مقام حاصل کیا جس کے بارے میں امام الحرمینؒ لکھتے ہیں۔ ”مامن شافعی الا وللشافعی علیہ مئة الا ابابکر البيهقي فان له المنة على الشافعی لتصانيفه فی نصره مذهبہ“⁵⁹ (ہر ایک شافعی المذہب فقیہ پر امام شافعیؒ کا احسان ہے مگر امام بیہقیؒ کا امام شافعیؒ پر احسان ہے کیونکہ انہوں نے امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید و نصرت میں کثرت تصانیف کی ہے) فقہی میدان میں ان کی تصانیف درجہ ذیل ہے:

۱۔ المبسوط فی نصوص الشافعی: مصنف نے اس میں امام شافعی کے نصوص کو جمع کیا ہے۔ حاجی خلیفہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں ”المبسوط فی فروع الشافعی“⁶⁰ یہ مبسوط شافعی کے فروع میں ہے۔ یہ علم اور قدر کے لحاظ سے بہت بڑی کتاب ہے اور ۲۰ جلدوں میں ہے۔ امام سبکیؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں ”واما المبسوط فی نصوص الشافعی فما صنف فی نوعه مثله“⁶¹ (مبسوط فی نصوص الشافعی کی طرح کسی نے تصنیف نہیں کی ہے) امام سبکیؒ مزید لکھتے ہیں۔ ہمارے شیخ امام ذہبیؒ نے کہا ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کے اصول فقہ کو جمع کیا۔ مگر (یہ سبکیؒ کے رائے ہے) بیہقی سب سے آخری ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے پیش رو مصنفوں کی اکثر معلومات کو جمع کر کے اس دروازے کو بند کر دیا پھر اس کے بعد اس موضوع پر کسی اور نے قلم نہیں اٹھایا۔⁶²

۲۔ الخلافات: اس کتاب میں امام بیہقیؒ نے امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے درمیان فروعی اختلافی مسائل بیان کیے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو فقہی ترتیب سے تالیف کیا ہے اور اس میں انہوں نے عنوانات کو آسان عبارت کیساتھ ذکر کیا ہے پھر دونوں کے لیے احادیث اور آثار میں دلائل ذکر کیے ہیں طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ پہلے امام شافعیؒ کی رائے کو، پھر امام ابو حنیفہؒ کی رائے کو ذکر کرتے ہیں اور یہ مختصر اذکر کرتے ہیں اول امام شافعیؒ کے لیے دلائل ذکر کرتے ہیں پھر امام ابو حنیفہؒ کے لیے دلائل ذکر کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے دلائل کے متن اور اسناد کا تفصیل کے ساتھ علماء جرح و تعدیل کے اقوال سے مناقشہ اور تنقیح کرتے ہیں اور آخر میں امام شافعیؒ کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں مگر بہت کم بعض مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے کو بھی ترجیح دیتے ہیں۔ امام بیہقیؒ سند اور متن پر جو بحث اور مناقشہ کرتے ہیں تو یہ تعصب اور حسد سے بالاتر ہوتا ہے وہ یہ بحث اور مناقشہ علم الرجال کے مضبوط اور معتمد علماء کے اقوال کی روشنی میں کرتے ہیں۔⁶³ اس کتاب کے

بارے میں امام سبکی لکھتے ہیں: "کتاب الخلافات کی طرح کسی نے اس قسم کی تصنیف نہیں کی ہے یہ مستقل احادیث کا طریقہ ہے اس طریقہ پر وہ دسترس رکھتا ہے جو فقہ اور حدیث میں ماہر اور ان کی نصوص سے باخبر ہو" ⁶⁴۔ حاجی خلیفہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں "جمع فیہ المسائل الخلافیۃ بین الشافعی وأبی حنیفہ" ⁶⁵ (اس میں امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے درمیان اختلافی مسائل کو جمع کیا ہے۔

۳:- **القرآن خلف الامام:** حاجی خلیفہ نے اس کا نام "جماع ابواب وجوب (وجوه) قرأ القرآن" ⁶⁶ لکھا ہے اس میں امام بیہقیؒ نے نماز میں قرآن کے بارے میں لکھا ہے انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ امام، مأموم (مقتدی) اور منفرد سب پر قرآن القرآن واجب ہے انہوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ نماز میں قرآن القرآن سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے اس کے متعلق انہوں نے دلائل ذکر کیے ہیں اور مسلک شافعی کے مطابق سورۃ الفاتحہ کا وجوب ثابت کیا ہے۔

۴:- **الجامع فی الخاتم:** یہ ایک چھوٹا سا سالہ ہے پانچ صفحات سے زیادہ نہیں ہے اس میں مصنفؒ نے رسول ﷺ کے خاتم (مہر کی انگوٹھی) کے بارے میں احادیث جمع کی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کو کس ہاتھ میں پہنتے تھے؟ کس چیز سے بنی ہوئی تھی؟ ⁶⁷

جرح و تعدیل میں خدمات:

امام بیہقیؒ نے حدیث میں جو مقام پایا ہے یہ انہوں نے احادیث کے جمع کرنے، تصنیف و تالیف اور اس کے درس تدریس کی وجہ سے نہیں پایا بلکہ انہوں نے احادیث میں جرح و تعدیل پر توجہ مبذول کر کے اس میدان میں بھی وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں جو ان کی علمی شہرت کا باعث بنے ہیں احمد بن عطیہ ان کی حدیثی خدمات کے ذیل میں لکھتے ہیں: "امام بیہقیؒ کا صرف ایک مقصد احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ انہوں نے نقد الرجال پر بھی توجہ دی ان میں سے زائد کو ہٹا دیا صحیح اور غلط کو واضح کر دیا" ⁶⁸۔ امام بیہقیؒ کے جرح و تعدیل میں خدمات کے سلسلہ میں دستیاب کتب درجہ ذیل ہیں۔

۱:- **معرفۃ السنن والایثار:** اس میں امام بیہقیؒ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہ کے آثار جمع کیے ہیں۔ اس کتاب کو فقہ کی ترتیب سے مرتب کیا ہے پھر اس کو اپنی زندگی میں درس کیا۔ اس کتاب میں انہوں نے احادیث کے متن اور اسناد کی نقد اور جرح کی ہے۔ انہوں نے مقدمہ میں کتاب کا سبب تالیف اس طرح لکھا ہے: "کتاب معرفۃ السنن والایثار کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو کتاب کی طوالت سے تھکے ہوئے دیکھا، پس میں نے وہ احادیث جن پر امام شافعیؒ نے اصول اور فروع میں اسناد کیساتھ دلیل پکڑی تھی چن لیے۔۔۔۔ میں نے ان کے کلام علی الاخبار میں سے جو کچھ پایا جرح و تعدیل اور تصحیح و تعلیل کے ساتھ نقل کیا" ⁶⁹۔ مذکورہ کتاب مسلک شافعیہ کے لیے جرح و تعدیل اور تصحیح و تعلیل میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

۲:- **الخلافات:** اس میں انہوں نے جرح و تعدیل کے اصول اپنائے ہیں۔ اس کتاب کے مقدمہ میں محقق نے لکھا ہے۔ "امام بیہقیؒ جب اپنی مذکورہ کتاب میں اذلہ حنیفہ سے علمی بحث کرتے ہیں تو وہ علم الحدیث اور علم الرجال میں معتمد علماء کے واضح اور قوی اقوال کو بنیاد بنا کر سند اور متن میں جرح و تعدیل کے لحاظ سے علمی مناقشہ کرتے ہیں اور اس طریقہ بحث میں وہ مذہبی تعصب سے دور رہتا ہے۔" ⁷⁰

۳:- **رسالة الی ابی محمد الجوبینی:** ابی محمد الجوبینی (المتوفی، ۴۳۸ھ) فقہ میں آخری کتاب "المحیط" میں احادیث کی سند میں خطا ہو چکے تھے امام بیہقیؒ نے اس میں اپنے شیخ کی خطا کی نشاندہی کی ہے۔ احمد بن عطیہ نے لکھا ہے "ہكذا سار البيهقي في نقده الكتاب الجويني" ⁷¹ امام

بیہقی نے امام جوینیؒ کی کتاب پر نقد کی (ابی محمد الجوبینی نے امام بیہقیؒ کا اچھے طریقے سے آگاہی اور نصیحت پر شکریہ ادا کیا۔ امام بیہقیؒ کی جرح و تعدیل میں خدمات کا بڑا شاہد یہی رسالہ ہے۔

۴:- دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة: مصنف نے اس کتاب میں علم جرح و تعدیل کو مد نظر رکھتے ہوئے تصنیف کی ہے۔ اس کے مقدمہ میں انہوں نے اس طرح لکھا ہے: "وعادتی فی کتبی المصنفة فی الاصول والفروع ، الاقتصار علی ما یصح منها دون مالا یصح ، والتمیز بین ما یصح منها وما لا یصح ، لیکون الناظر فیہا من اهل السنة علی بصيرة مما یقع الاعتماد علیہ ، لایجد من زاع قلبه من اهل البدع من قبول الاخبار مغمزاً فیما اعتمد علیہ اهل السنة من الآثار"۔⁷² (اصول وفروع کی کتابوں میں تصنیف کی میری عادت یہ ہے کہ میں صحیح اخبار پر اکتفا کرتا ہوں، صحیح اور غیر صحیح میں تمیز کرتا ہوں تاکہ اہل السنۃ میں سے بصیرت والوں کا اس پر اعتماد بڑھ جائے اور اہل بدعت جن کے دل میں کجی ہے ان اخبار کو قبول کرنے میں عیب نہ پائیں جن آثار پر اہل سنت نے اعتماد کیا ہے۔) مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ امام بیہقیؒ نے تمام تصانیف میں جرح و تعدیل کے اصول اپنائے ہیں اور اس کے اپنانے کی وجہ بھی بیان کی ہے تاکہ اس سے اہل سنت کا اعتماد بڑھ جائے اور اہل بدعت کا سد باب ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے "القرأة خلف الامام ، القضاء والقدر ، تخریج احادیث الام ، اور الألف مسألة وغیرہ کتب میں جرح و تعدیل کے اصول مد نظر رکھتے ہوئے تصنیف کیں ہیں۔

4- الہیات وما بعد الطبعیات کے بارے میں آراء کا جائزہ:

امام بیہقیؒ نے علم کی دوسری اقسام کی طرح اس میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے جس کی وجہ سے علم الکلام میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ علم الکلام میں ان کے شیخ ابن فورکؒ تھے۔ وہ علم العقائد میں امام اشعریؒ کے پیروکار تھے۔ امام بیہقیؒ بھی عقائد میں امام اشعریؒ کے پیرو تھے انہوں نے اس علم میں کئی اہم تصانیف کیں ہیں لیکن اس میں امام بیہقیؒ کا طریقہ علمائے علم الکلام سے مختلف ہے علمائے علم الکلام نے اپنے صحیح عقائد پیش کرنے میں عقلی دلائل سے کام لیا ہے۔ اس کے بارے میں ابن خلدون لکھتے ہیں۔ "اہل کلام کو عقلی دلائل مجبوراً دینے پڑے کیونکہ بے دینوں نے سلف کے عقائد میں اپنی نظری بدعتوں سے معارضے پیش کرنے شروع کر دیے تھے۔ اس لیے عقلی دلائل سے انہیں خاموش کر دینا ضروری تھا اسی وجہ سے ان کی تردید میں انہیں کی جس دلائل سے دلائل لانے پڑے۔ لیکن طبعیات والہیات میں کسی مسئلہ کو عقلی دلیل سے صحیح یا غلط بتانا علم الکلام کی موضوع نہیں اور نہ ہی یہ علمائے کلام کے فکر و نظر کے زمرے میں آتا ہے" ⁷⁴ اسلامی عقائد صاحب شرع کے مآخذ سے ثابت ہیں نہ کہ عقلی دلائل سے۔ ابن خلدون لکھتے ہیں، "عقلی دلائل اس وقت لائے گئے ہیں جبکہ ان عقائد کو عقلی دلائل سے صحیح مان لیا گیا ہے جیسا کہ سلف نے انہیں صحیح مانا تھا صاحب شرع کے مآخذ انتہائی وسیع ہیں کیونکہ ان کا دامن دلائل عقلی سے وسیع ہے۔ ہمیں شارع علیہ السلام نے ایک مآخذ کی رہنمائی فرمائی تو ہمیں اسے مقدم رکھنا چاہیے اور اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے جس کا ہمیں حکم ہے۔ ہاں اگر اس کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے تو ہمیں اس میں لب نہیں کھولنے چاہئیں اور شارع کے حوالہ کر کے عقلی گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں" ⁷⁵ امام بیہقیؒ نے یہی اصول اپنائے ہیں جن کے بارے میں احمد بن عطیہ لکھتے ہیں: "وهو العالم البصیر ان یدرس العقیدہ کما جاء ت فی منبعها الصافی الاصل، حتی یسہم فی توضیحها کما جاء ت فی کتاب اللہ تعالیٰ ، وسنة رسولہ ﷺ فألف فی ذلک المؤلفات العظيمة التي سار فی تألیفها علی طريقة المحدثین ، وان کان فی تعلیقاته وایضاحه لمسائل العقیدة " ⁷⁶ (وہ صاحب بصیرت عالم تھے، وہ چاہتے تھے کہ عقیدے کو اصل منبع کی روشنی میں بیان کیا

جائے حتیٰ کہ اس کی توجیح اور تشریح انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں کی۔ انہوں نے اس میں محدثین کے طرز پر بڑی بڑی تالیفات کی ہیں۔ انہوں نے علم العقائد کے عقل کی بجائے نقل سے وضاحت اور تشریح فرمائی اور محدثین عظام کا طرز و طریقہ اپنا کر اس میں کئی بڑی تالیفات کیں جن میں سے چند ایک درجہ ذیل ہیں:

۱:- **الاسماء والصفات**: یہ مصنف کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ حاجی خلیفہ نے لکھا ہے: "کتاب الاسماء والصفات" یہ امام بیہقیؒ کی کتاب ہے⁷⁷ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں اللہ جلّ ثناءہ کے اسماء اور صفات کا تفصیلی ذکر ہے، ایک مسلمان پر سب سے پہلے ایمان باللہ لازمی ہے پھر اس کے ساتھ تفصیلی ایمان اس کی ذات اور صفات پر لانا ضروری ہے۔ تو اسی کتاب میں مصنفؒ نے اس موضوع کو زیر بحث لا کر قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت کر دیا ہے۔ مصنفؒ کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں۔ "کتاب أسماء اللہ جلّ ثناءہ وصفاته التي دل کتاب اللہ تعالیٰ علی اثباتها، أودلت عليه سنة رسول اللہ ﷺ، أودل عليه اجماع سلف هذه الأمة قبل وقوع الفرقة وظهور البدعة"⁷⁸ (کتاب اسماء اللہ تعالیٰ وصفاته وہ کتاب ہے جس میں اللہ کے اسماء اور صفات پر کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ یا اجماع سلف صالحین دلالت کرتا ہے یہ دلائل اس امت کے گروہوں میں تقسیم اور بدعت کے ظہور سے پہلے ہیں۔) انہوں نے اس میں کتاب اللہ سے بعض آیات استشہاد کے طور پر اور بعض تعلیق کے طور پر اور ساتھ ہی احادیث کی تخریج صحیحین سے کی ہے۔ انہوں نے اس میں علمائے سلف کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں اور عقلی دلائل سے صرف نظر کی ہے۔ جو علمائے علم الکلام کا وطیرہ ہے۔

۲:- **الاعتقاد والهداية للسبيل الرشاد**: امام بیہقیؒ نے اس کے بارے میں السنن الصغیر، کے مقدمہ میں لکھا ہے اللہ تبارک نے مجھے اس کی مختصر تصنیف آسان فرمائی۔۔۔ میں نے ان کو کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ، اجماع سلف اور دلائل نقلیہ کی روشنی میں واضح کر دیا۔⁷⁹ اور اسی کتاب الاعتقاد کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔ "أما بعد! فإني بتوفيق الله سبحانه وتعالى صنفت.... الخ" (حمد و ثناء اور صلوة کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اصول و فروع میں ایسی تصانیف کی ہیں جن کے مکلف لوگ محتاج تھے اور ان کا ذکر بعض شہروں میں پھیل گیا ان سے لوگوں نے فائدہ حاصل کیا۔۔۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ارادہ فرمایا کہ ایک ایسی کتاب کو جمع کروں جس میں ایسے عقائد کا بیان ہو جو ایک مکلف پر اس کا ماننا واجب ہو، اس میں تمام ادلہ شرعی کی طرف اشارے ہوں، اور مختصر ہو)⁸⁰ مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے ایک ایسی مختصر مگر دلائل شرعیہ کے لحاظ سے جامع تصنیف محدثین کے طرز پر کی ہے جن میں وہ تمام عقائد جو ایک مکلف پر اس کا ماننا واجب ہیں نقلی دلائل سے جمع کی ہیں اور عقلی دلائل سے اس میں احتراز کیا ہے۔ ان کے دیگر تصنیفات 'اثبات قدر'، 'البعث والنشور'، اور 'القضاء والقدر' جن کا ذکر تدوین حدیث میں گزر چکا ہے، عقائد میں ان کی قابل قدر تصانیف ہیں ان میں بھی انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ القضاء والقدر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: 'کتاب اثبات القدر والبيان من کتاب اللہ جلّ ثناءہ وسنة رسول اللہ ﷺ، وأقاويل الصحابة والتابعين وأئمة المسلمين رضي الله عنهم أجمعين'۔⁸¹ (کتاب اثبات القدر والبيان یہ کتاب اللہ، سنت رسول محمد ﷺ اور صحابہ، تابعین اور ائمہ المسلمین کے اقوال پر مشتمل ہے۔) مصنف نے عقائد کی تمام تصنیفات و تالیفات کتاب اللہ، سنت رسول محمد ﷺ، صحابہ، تابعین اور ائمہ المسلمین کی نقلی دلائل سے مزین کی ہیں۔

خلاصہ بحث:

انبیاء کرام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت و نشر و اشاعت کے لیے علماء، مشائخ اور صوفیائے کرام پیدا کئے۔ جنہوں نے دین اسلام کے فروغ کے لیے شب و روز محنت کی۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ کے بعثت کے بعد ختم ہو گیا ہے اور آپ کی تعلیمات تا قیامت آباد و جاری رہیں گی۔ چنانچہ مفسرین اور محدثین نے علم دین کے حوالے سے مدارس میں درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کے ذریعے یہ خدمت بطریق احسن انجام دیں۔ اور اب بھی جاری ہے۔ جس سے کثیر تعداد میں لوگ بہرہ ور ہوئے۔ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں قرآن و حدیث اور فقہ کے ماہرین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنے اپنے فن میں مہارت کے ساتھ علمی خدمات انجام دیں۔ جن میں ایک امام بیہقیؒ بھی ہیں۔ جن کے کثیر تعداد میں شاگردوں نے بھی آپ کی طرح نام پیدا کیا۔ اور دین اسلام کی خدمت اللہ کی رضا کے لیے کیں۔ اسی طرح بعض علماء جو تصوف کے میدان میں بھی شہرت و مقام رکھتے تھے۔ نے بھی عوام کے دلوں کی صفائی کے لیے تصوف کو فروغ دیا۔ اور جن لوگوں نے علم دین مدارس کے ذریعے حاصل نہیں کیا۔ مستند صوفیائے کرام کی مجالس میں وقت نکال کر اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ اور آخرت کے لیے نجات کا ذریعہ بنایا۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات (References)

- ¹ ابن خلکان، احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، وفیات الاعیان و انباء ابناء الزمان، دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع نامعلوم، ج 1، ص 46۔
Ibn Khalkān, Ahmad bin Muhammad bin Abi Bakr bin Khalkān, wafayāt Al-Ayyān and Anba 'of Abna' Al-Zamān, Dar Al-Ahyā Al-Tarat Al-Arabi, Beirut, Unknown Edition, Volume 1, Page 46.
- ² ابن العمامہ، عبدالحی، شذرات الذہب فی أخبار من ذہب، المکتب التجاری، بیروت، سن طباعت نامعلوم، ج 3، ص 304۔ ابن اثیر عز الدین ابی الحسن علی بن ابی النکر محمد، الکامل فی التاریخ، دار صادر بیروت، لبنان، سن طباعت 1386ھ، 1966م، ج 10، ص 52۔
Ibn al-Emād, Abd al-Hayy, Shuzrat al-Dhahab fi Akhbār man Dhahab, Al-Maktab al-Tajari, Beirut, year of printing unknown, vol. 3, p. 304. Ibn Athir Izz al-Din Abi al-Hasan Ali ibn Abi al-Karam Muhammad, Al-Kamil fi Tārikh, Dar Sadr Beirut, 1386 AH, 1966, vol. 10, p.
- ³ ابن تغری، جمال الدین ابی المحاسن یوسف، النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة، دارالکتب المصریة القاهرة، سن طباعت 1353ھ، 1935م، ج 5، ص 77۔
Ibn Taghrdi, Jamāl al-Din Abi al-Mahāsīn Yusuf, Al-Nujoom al-Zāhira fi mulok al misr and Cairo, Dar al-Kitab al-Masriyat al-Cairo, 1353 AH, 1935, vol. 5, p. 77.
- ⁴ یاقوت حموی، شہاب الدین، ابی عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی الرومی البغدادی، معجم البلدان، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، سن طباعت نامعلوم، ج 1، ص 538۔ ابن الجوزی، ابی الفرج عبد الرحمن بن علی ابن محمد بن علی ابن الجوزی، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، دائرة المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن، طبعہ الاولى، سن طباعت 1359ھ، ج 8، ص 242۔
Yāqut Hamwi, Shahāb al-Din, Abi Abdullah Yaqt bin Abdullah al-Hamwi al-Rumi al-Baghdadi, Ma'jam al-Baldan, Dar al-Hayā al-Tarath al-Arabi, Beirut, , unknown printing year, vol. 1, p. 538. Ibn Al-Jawzi, Abi Al-Faraj Abdul Rahman Ibn Ali Ibn Muhammad Ibn Ali Ibn Al-Jawzi Encyclopedia of Ottoman Hyderabad Deccan, first edition, year 1359 AH, vol. 8, p. 242.
- ⁵ السمعانی، ابی سعد عبد الکریم بن محمد ابن منصور التمیمی السمعانی، الانساب، دارالکتب العلمیة بیروت، الطبعہ الاولى، سن طباعت 1408ھ، 1988م، ج 1، ص 438۔
Al-Samāni, Abi Saad Abdul Kareem Bin Muhammad Ibn Mansoor Al-Tamimi Al-Samāni, Al Ansab, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut, Lebanon, first edition, year 1408 AH 1988, vol. 1, p. 438.

⁶ حافظ ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان، سير اعلام النبلاء، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، سن طباعت نامعلوم، ج 11، ص 457. امام ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان، تذكرة الحفاظ، دار حياء التراث العربي، سن طباعت نامعلوم، ج 3، ص 1133. صفدي، صلاح الدين خليل بن ايبك، الوافي بالوفيات، دار الفكر بيروت لبنان، سن طباعت نامعلوم، ج 4، ص 254.

Hāfiz Dhahabi, Shams-ud-Din Muhammad ibn Ahmad ibn Uthman, Sir Ilam al-Nubla ', Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut, Lebanon Imam Dhahabi, Shams-ud-Din Muhammad ibn Ahmad ibn Uthman, Tazkira al-Hifaz, Dar Haya al-Tarath al-Arabi, year of printing unknown, vol. 3, p. 1133. Safdi, Salahuddin Khalil bin Aibak, Al-Wafi Balufiyat, Dar Lifkar Beirut, Lebanon, Unpublished Year, Volume 4, Page 254.

⁷ الغامدي، الدكتور احمد بن عطيه بن علي الغامدي، المبيتي وموقفه من الالهيات، المجلس العلمي احياء التراث الاسلامي، المملكة العربية السعودية الجامعة الاسلامية مدينة منورة، طبعة ثمانية 1402 هـ، 1982، ص 32.

Al-Ghāmdī, Dr. Ahmad Ibn Atiyah bin Ali Al-Ghamdi, Al-Bayhaqi and Position from theology Islamic Medina, Second Edition 1402 AH, 1982, p. 32.

⁸ حاجي خليفة، مصطفى عبد الله، كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون، دار الفكر بيروت لبنان، سن طباعت 1402 هـ، 1982، ج 1، ص 52.

Hāji Khalifa, Al-Mawli Mustafa Abdullah Al-Constantinople Al-Rumi Al-Hanafi Al-Mashhoor, Printed in 1402 AH, 1982, vol. 1, p. 52.

⁹ وفيات الاعيان، ج 1، ص 46.

Wafayāt al Ayaan, vol. 1, p. 46.

¹⁰ دائرة المعارف اسلامية (اردو)، زير اهتمام دانش گاه پنجاب لاهور، سن طباعت بار دوم 1425 هـ، 2004، ج 5، ص 317.

Islamic Encyclopedia (Urdu), under the auspices of the University of the Punjab, Lahore, printed in the year 1425 AH, 2004, Volume 5, Page 317.

¹¹ وفيات الاعيان، ج 1، ص 46.

Majma 'Wafiyat Al-Ayyan, vol. 1, p. 46.

¹² ياقوت حموي، معجم البلدان، ج 1، ص 538. Yaqut Hamwi, Ma'jam al-Baldan, vol. 1, p. 538

¹³ حافظ ذهبي، تذكرة الحفاظ، ج 3، ص 1132. حافظ ذهبي، سير اعلام النبلاء، ج 11، ص 457. البدايه والنهايه، ج 11، ص 75.

Hāfiz Dhahabi, Tazkira Al-Hafiz, vol. 3, p. 1132. Hafiz Dhahabi, Sir A'laam al-Nubla ', vol. 11, p. 75.

¹⁴ الكامل في التاريخ، ج 10، ص 52. Perfect in History, Volume 10, Page 52.

¹⁵ ابن اثير، اللباب في تهذيب الانساب، تحقيق عبد الطيف حسن عبد الرحمن دار الكتب علميه بيروت لبنان، طبعة الاولى سن طباعت 1420 هـ، 2000، ج 1، ص 139. الالهيات، ص 33.

Ibn Athir, Al-Labab Fi Tahzeeb Al-Ansab, Tahaqiq Abdul Latif Hassan Abdul Rahman Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut Lebanon, first edition, 1420 AH, 2000, Vol. 1, p. 139. Theology, p. 33.

¹⁶ حافظ ذهبي، سير اعلام النبلاء، ج 11، ص 457.

Hafiz Dhahabi, Sir A'lam al-Nubla', vol. 11, p. 457

¹⁷ جبال: اسم علم البلاد وبني مابين اصبهان الى زنجان وقزوین وهدان والدينور وقرميسين والرسي وما بين ذلك من البلاد الجليلية وكورة العظيمة، معجم البلدان، ج 3، ص 45.

Jabal: The name of the country of knowledge is the same between Isbahan to Zanzan and Qazvin and Hamdan and Dinur and Qarmisin and Rai and Mambin Zalk from the country of Galilee and the great house, Al-Baldan Dictionary, vol. 3, p. 45.

¹⁸ حافظ ذهبي، سير اعلام النبلاء، ج 11، ص 457. المبيتي، ابي بكر احمد بن الحسين، تحقيق الدكتور عبد المعطي قلعي، دلائل النبوة ومعرفته احوال صاحب الشريعة، مقدمه، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، سن طباعت 1433 هـ، 2012، ج 1، ص 93. حافظ ذهبي، تذكرة الحفاظ، ج 3، ص 1132، 1133.

Hafiz Dhahabi, Sir A'lam al-Nubla ', vol. 11, p. 457. Al-Bayhaqi, Abi Bakr Ahmad Bin Al-Hussein, Research by Dr. Abdul Mutai Qalaji, Evidences of Prophethood and Knowledge of the State of the Shariah,

Preface, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut, Lebanon Hafiz Dhahabi, Tazkira Al-Hafiz, vol. 3, pp. 1132, 1133.

¹⁹البدایہ والنہایہ ، ج 6، ص 75۔ تذکرۃ الحفاظ ، ج 3، ص 1133۔ شذرات الذہب ، ج 3، ص 305۔ دائرة المعارف اردو ، ج 5، ص 317 تا 320۔ دلائل النبوة، مقدمہ، ج 1، ص 93۔ دائرة المعارف، ج 5، ص 317۔ حافظ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 11، ص 458۔

Beginning and ending, vol. 6, p. 75., Tazkira Al-Hifaz, vol. 3, p. 1133. Encyclopedia of Urdu, Volume 5, P. 317-320. Evidences of Prophethood, Case, Volume 1, Page 93. Encyclopedia, Volume 5, Page 317. Hafiz Dhahabi, Sir A'lam al-Nubla ', vol. 11, p. 458.

²⁰دائرة المعارف، ج 5، ص 317۔ ایتقی وموقفہ من الالہیات، ص 458۔

Encyclopedia, vol. 5, p. 317. Abihaqi wa Mawqafa min al-Hayat, p. 458.

²¹طبقات الشافعیہ لیسکی، ج 3، ص 3۔ Tabaqat al-Shafi'iyah Lasbaki, vol. 3, p

²²حافظ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 11، ص 457۔

Hafiz Dhahabi, Sir A'lam al-Nubla ', vol. 11, p. 457.

²³تذکرۃ الحفاظ، ج 3، ص 1133۔ Tazkira al-Hifaz, vol. 3, p. 1133

²⁴امام الحرمین (419ھ-478ھ-1028-1085 م) محمد الجوبینی، ابوالمعالی، رکن الدین، لقب امام الحرمین، شافعی المذہب تھے۔ نیشاپور کے قریب جوبین میں پیدا ہوئے مکہ اور مدینہ میں چار سال گزارے ہیں۔ الزرکلی، خیر الدین الزرکلی، اعلام، دارالعلم للملایین، سن طبع نامعلوم، ج 4، ص 160۔

Imam al-Harmain (419 AH, 478 AH, 1028-1085 AD) Muhammad al-Jawini, Abu Lamaali, Rukn al-Din, the title of Imam al-Harmain, was the Shafi'i religion. Born in Jowin near Neshapur, he spent four years in Mecca and Medina. Al-Zarqali, Khair al-Din al-Zarqali, A'laam, Dara La'lm llim-ul-Ain, Unpublished year, vol. 4, p. 160.

²⁵الاصبہانی، محمد باقر الموسوی الاصبہانی، کتاب روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات، مطبع وسن طبع نامعلوم، ص 49۔ حافظ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 11، ص 459۔ حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ، ج 3، ص 1133۔ شذرات الذہب، ج 3، ص 305۔

Al-Isbahani, Muhammad Baqir Al-Musawi Al-Isbahani, Book of Rawdat Al-Jannat Fi Ahwal Al-Ulama Wal-Sadat, Press A'lam al-Nubla ', vol. 11, p. 459. Hafiz Dhahabi Tazkira al-Hafiz, vol. 3, p. 1133, Shazrat al-Dhahab, vol. 3, p. 305

²⁶شذرات الذہب، ج 3، ص 154۔ Shazrat al-Dhahab, vol. 3, p. 154

²⁷شاہ عبدالعزیز، بستان الحدیث، مطبع گلزار محمدی، واقع لاہور، سن طبع نامعلوم، ص 51۔

Shah Abdul Aziz, Bostan Al-Muhaddithin, Gulzar Mohammadi Press, Lahore, Unknown, p. 51.

²⁸بستان الحدیث، ص 51۔ حافظ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج 3، ص 1132۔

Bostan al-Muhaddithin, p. 51. Hafiz Dhahabi, Tazkira Al-Hifaz, vol. 3, p. 1132.

²⁹الیافعی، امام بی محمد عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان عقیف الدین الیافعی الیمینی التیمی، مرآة الجنان وعبرة الیقظان، دائرة المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن، سن طبع 1338ھ، الطبعة الاولى، ج 3، ص 82۔ دائرة المعارف، ج 5، ص 317۔

Al-Yafi'i, Imam B. Muhammad Abdullah bin Asad bin Ali bin Sulaiman Afifud-Din Al-Yafi'i Al-Yemeni Al-Makki Abad Deccan, 1338 AH, first edition, vol. 3, p. 82. Encyclopedia, vol. 5, p. 317.

³⁰شذرات الذہب، ج 4، ص 102۔ Shazrat al-Dhahab, vol. 4, p. 102.

³¹سیر اعلام النبلاء، ج 11، ص 457۔ Siyar A'laam al-Nubla ', vol. 11, p. 457.

³²تذکرۃ الحفاظ، ج 3، ص 1133۔ Tazkira al-Hifaz, vol. 3, p. 1133.

³³وفیات الاعیان، ج 1، ص 46۔ دائرة المعارف، ج 5، ص 317

wafayāt Al-Ayyan, vol. 1, p. 46-Encyclopedia, vol. 5, p. 317

³⁴تذکرۃ الحفاظ، ج 3، ص 1132۔ Tazkira al-Hifaz, vol. 3, p. 1132.

³⁵ایضاً، ج 3، ص 1133۔ Ibid: vol. 3, p. 1133.

³⁶ البيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن موسى احكام القرآن للامام الشافعي، تحقيق ومقدمه الشيخ عبدالغني عبدالخالق، تعليق وفهارس الشيخ محمد شريف شكر، مقدمه دارالكتب العلمية، بيروت، سن طباعت نامعلوم، ص 22 تا 23-

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Bin Hussain Bin Ali Bin Musa Ahkam Al-Quran for Imam Al-Shafi'i, Research and Case of Sheikh Abdul Ghani Abdul Khaliq
Sheikh Muhammad Sharif Sukrat, Case of Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, Unknown Printing Year, P. 22-23.

³⁷ البيهقي وموقفه من الالهيات، مقدمه، ص 58-

Al-Bayhaqi; and the position of theology, case, p. 58.

Also, p. 76. ³⁸ ايضاً، ص 76-

Kashf al-Zunun, vol. 2, p. 1007. ³⁹ كشف الظنون، ج 2، ص 1007-

⁴⁰ البيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن موسى، السنن الصغير، تحقيق، دكتور عبدالمعطي آمين قلنجي، جامعه دراسات اسلاميه كراچي پاکستان سن طباعت 1410 هـ، بمطابق 1989ء، ج 1، ص 79-

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Hamad bin Hussain bin Ali bin Musa, Al-Sunan Al-Saghir, Research, Dr. Abdul Mati Amin Qalaji, Islamic Studies University, Karachi, Pakistan, 1410 AH, according to 1989, vol. 1, p. 79.

Surah Qasas, P-32 ⁴¹ سورة القصص، 32-

⁴² دلائل النبوة، ج 1، ص 46-

Dalayil al Nubawwah, Volume 1, Page 46.

Also, vol. 1, pp. 46, 47 ⁴³ ايضاً، ج 1، ص 46، 47-

See also, vol. 1, p. 47 ⁴⁴ ايضاً، ج 1، ص 47-

Genealogy, vol. 1, p. 438 ⁴⁵ الأنساب، ج 1، ص 438-

Beginning and ending, vol. 6, p. 75 ⁴⁶ البدايه والنهايه، ج 6، ص 75-

⁴⁷ السنن الصغير، السفر الاول مقدمه، ص 67-

Al-Sunan Al-Saghir, Al-Safar Al-Awal Muqadamah, p. 67.

⁴⁸ عطاء الرحمن، البدايه والنهايه بحديث ماخذ سيرت (الميم- فل مقالہ) شعبه مطالعات سيرت، پشاور يونيورسٹی 2001ء، ص 89-

Ata-ur-Rehman, Beginning and Ending as a Source of Sira (M.Phil Thesis) Department of Sira Studies, University of Peshawar 2001, p.89.

Tazkira al-Hifaz, vol. 3, p. 1133 ⁴⁹ تذكرة الحفاظ، ج 3، ص 1133-

⁵⁰ طبقات الشافعية الكبرى، ج 4، ص 3-

Tabaqat al-Shafi'iyah al-Kubra, vol. 4, p.

⁵¹ البيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن موسى، شعب الایمان، تحقيق ابی ہاجر محمد السعيد بن بسبونی زغلول، مقدمه، دارالكتب العلمية، بيروت، سن طباعت 1410 هـ بمطابق 1990ء، ج 1، ص 1

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Bin Hussein Bin Ali Bin Musa, Shaab Al-Iman
Printed in 1410 AH, 1990, Volume 1, Page 1

Ibid ⁵² ايضاً:

⁵³ البيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن موسى، آداب البيهقي، تحقيق محمد عبدالقادر عطاء، دارالكتب العلمية، بيروت، سن طباعت 1986، ص 1-

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Ibn Hussein Ibn Ali Ibn Musa, Etiquette for Al-Bayhaqi, Research by Muhammad Abdul Qadir Ata, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, 1986, p.1

Tabaqat al-Hafiz al-Suyuti, vol. 12, p. 88 ⁵⁴ طبقات الحفاظ للسبوطي، ج 12، ص 88-

- Al-Ansab, vol. 1, p. 438 ⁵⁵الانساب، ج1، ص438-
- Al-Kamil, vol. 8, p. 104 ⁵⁶الکامل، ج8، ص104-
- Wafayat al Ayaan, vol. 1, p. 46 ⁵⁷وفیات الاعیان، ج1، ص46-
- siyar A'laam al-Nubla', vol. 11, p. 459 ⁵⁸سیر اعلام النبلاء، ج11، ص459-
- Tazkira al-Hifaz, vol. 3, p. 1133 ⁵⁹تذکرۃ الحفاظ، ج3، ص1133-
- Kashf al-Zunun, vol. 2, p. 1581 ⁶⁰کشف الظنون، ج2، ص1581-
- Tabaqat al-Shafi'iyah al-Kubra, vol. 4, p-3 ⁶¹طبقات الشافعیۃ الکبری، ج4، ص3-
- Also: ⁶²ایضاً-
- ⁶³اللیثقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسی، الخلائیات، تحقیق و مقدمہ مشہور بن حسن السلمان، الاصالۃ للتعفیذ والاخراج الفتی زر قاردن، طبعۃ الاولی، سن طباعت 1414، مقدمہ، ج1، ص16-
- Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn Husayn ibn Ali ibn Musa, Caliphate, Research and Case Al-Isalat for Enforcement and Eviction of Al-Fati Zarqaardan, First Edition, Year Printed 1414, Case, Volume 1, Page 16.
- Tabaqat al-Shafi'iyah, vol. 4, p ⁶⁴طبقات الشافعیۃ، ج4، ص3-
- Discovery of Suspicion, Volume 1, Page 721 ⁶⁵کشف الظنون، ج1، ص721-
- Ibid: vol. 1, p. 593 ⁶⁶ایضاً، ج1، ص593-
- ⁶⁷اللیثقی و موقفہ من الالہیات، مقدمہ، ص71-
- Al-Bayhaqi and the position of theology, case, p. 71
- Also, p. 59 ⁶⁸ایضاً، ص59-
- Marifatul-SunanwalAasar Volume -1 P. 123 ⁶⁹معرفۃ السنن والاثر، ج1، ص123-
- Al-Khalifat, vol. 1, p. 16 ⁷⁰الخلائیات، ج1، ص16-
- ⁷¹اللیثقی و موقفہ من الالہیات مقدمہ، ص75
- Al-Bayhaqi and the position of theology case, p. 75
- ⁷²دلائل النبوة و معرفۃ احوال صاحب ج1، ص48-
- Evidences of Prophethood and Knowledge of the Status of the Shariah, vol. 1, p. 48.
- ⁷³امام اشعری کا نام علی بن اسماعیل ہے 270ھ میں بمقام بصرہ پیدا ہوئے، اور 330ھ میں بمقام بغداد وفات پائی۔
- Imam al-Ash'ari's name is Ali ibn Isma'il. He was born in Basra in 270 AH and died in Baghdad in 330 AH.
- ⁷⁴ابن عساکر، علی بن حسن بن حبیب اللہ بن عساکر الدمشقی، تبیین کذب المفتزی، دارالکتب عربی، بیروت لبنان طبعۃ الثالث 1404ھ، ص35-
- Ibn Asakr, Ali ibn Hasan ibn Hibatullah ibn Asakr of Damascus, Tabin Kadhhab al-Muftari, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon, third edition 1404 AH, p.
- ⁷⁵ابن خلدون، علامہ عبدالرحمن بن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ترجمہ مولانا راغب رحمان دہلوی، نفیس اکیڈمی اسٹریٹجک روڈ کراچی، طبع دوم، 1977ء، ج2، ص400-
- Ibn Khaldun, Allama Abdul Rahman Bin Khaldun, The Case of Ibn Khaldun, Translated by Maulana Ragheb Rehman Dehlavi, 1977vol. 2, p. 400.
- ⁷⁶اللیثقی و موقفہ من الالہیات، مقدمہ، ص58-
- Al-Bayhaqi and the position of theology, case, p. 58.
- ⁷⁷کشف الظنون، ف2، ص1391-
- Kashf al-Zunun, p. 2, p. 1391.

⁷⁸ الميهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن موسى، الاسماء والصفات، تحقيق عبد الله بن محمد الحاشدي، مكتبة السواد جده، 1431 هـ ص 1-

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn Husayn ibn Ali ibn Musā, Al-Asma 'wa Al-Sifat, Taqiq Abdullah ibn Muhammad al-Hashdi, Maktab al-Sawad Jeddah, 1431 AH, p -1.

⁷⁹ السنن الصغير، ج 1، ص 79-

Al-Sunan al-Saghir, vol. 1, p. 79.

⁸⁰ الميهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن موسى، الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد، دار بن حزم بيروت لبنان، طبعه الاولى، 1424 هـ، ص 8-

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn Husayn ibn Ali ibn Musa, Belief and Guidance to the Way of Guidance, Darban Hazm Beirut, Lebanon The first edition, 1424 AH, p.8

⁸¹ القضاء والقدر، ص 1

Judgment and Judgment, p-1